جناب شاہ بلیغ الدین صاحب

صلیبی دنیا اور ہم

ارشاد فرمایا اللہ کے رسولؐ نے ۔ میں اپنے دادا کی دعا اور اپنے بھائی کی بشارت کے بعد آیا ہوں ۔

دادا سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ۔ جب حضرت اسمٰعیلؑ ۱۴ ۔ ۱۵ برس کے ہوتے تو ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ نے انہیں ساتھ لے کر خانۂ کعبہ کو پھر سے بنایا ۔ کعبۃ اللہ کی دیواریں بلند کرتے کرتے انہوں نے دعا مانگی کہ :۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اے مولا ہماری نسل سے یعنی ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی نسل سے ایک ایسا رسول اٹھا جو تیرے بندوں کو تیرے کلام کی آیتیں سنائے انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انہیں پاک و پرہیز گار بنائے تو عزیز و حکیم ہے ۔

بھائی جنہوں نے بشارت دی حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل کے سلسلے میں سب سے بعد آئے ۔ ان کے اور اللہ کے آخری رسولؐ کے درمیان کوئی ساڑھے چھ سو برس کا عرصہ ہے ۔

حضرت سلیمانؑ کے بعد یہودیوں میں دنیا داری بہت بڑھ گئی اور انہوں نے یہوداہ کا بت بنا کر پوجنا بھی شروع کر دیا جیسا کہ انجیل میں آیا ۔ حضرت عیسٰیؑ بنی اسرائیل کی بھیڑوں کو درست کرنے آئے تھے ان پر وحی نازل ہوتی تھی لیکن وہ بڑی حد تک انہی احکام شریعت پر عمل کرتے تھے جو حضرت موسٰیؑ کو ملے تھے ہاں اللہ کے حکم سے انہوں نے حلال و حرام چیزوں میں کچھ تبدیلیاں کیں جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ہے ۔ یہودیت اور عیسائیت میں بڑے زمانے تک ٹھنی رہی ، حتّٰی کہ یہودیوں نے تورات کو انجیل سے الگ کر لیا ۔ نتیجہ یہ کہ عیسائیوں کے پاس کوئی دستورِ حیات باقی نہ رہا ۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے بنیادی تصورِ حیات ہی کو بدل دیا ۔ کیونکہ یہودی اور رومی بت پرستوں کا ان پر شدید دباؤ تھا ۔ دینِ عیسوی کو بدل دینے کی رہی سہی کسر پاپا پولس (سینٹ پال) نے پوری کر دی ۔ وہ ایک بت پرست گھرانے میں پیدا ہوا ۔ پلا بڑھا ۔ اسی نے حضرت عیسٰیؑ کو خدا ٹھہرایا اور اپنے آپ کو ان کا رسول بنا کر پیش کیا ۔ یونانی فلسفے پر اسے بڑا عبور تھا ۔ اس نے یونانیوں کے

بہت سے تصورات کو دینِ عیسوی میں داخل کر دیا اور دنیا سچی نصرانیت سے محروم ہو گئی۔ اور حضرت عیسیٰؑ وحدانیت کا جو پیام لائے تھے وہ یہودیوں کی سازش کی وجہ سے شرک اور بت پرستی میں بدل گیا۔

حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلمے یعنی لفظ کن سے پیدا کیا۔ ارشادِ نبویؐ ہے۔ یہ کلمہ حضرت مریم کی طرف بھیجا گیا اور حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ یہ ایک معجزہ ہے لیکن ایسا معجزہ نہیں جو پہلا ہو ان سے پہلے حضرت حوا اور سب سے پہلے حضرت آدمؑ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ حضرت آدمؑ اس خصوصیت کے باوجود اللہ کے بندے اور رسول تھے اللہ کے بیٹے نہیں تھے۔ قرآن نے یہی بات ہمیں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بتائی کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جیسے اور پیغمبر ہیں۔ حضرت عیسیٰ السلام کو ہم پیغمبر مانتے ہیں اور ان کی تعلیمات کو جس میں وحدانیت نماز اور روزے اور خیر کی تلقین ہے صحیح مانتے ہیں۔ یہود نے نہ ان کی زندگی میں انہیں پیغمبر مانا اور نہ آج انہیں پیغمبر مانتے ہیں۔ اسلام نے نصرانیوں کو اہل کتاب تسلیم کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں ممتاز نصرانی ورقہ بن نوفل تھے جنہوں نے اللہ کے آخری رسولؐ کی نبوت کی تصدیق کی یہ نصرانیوں سے محبت ہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ ہجرت کے بعد جب اللہ کے رسولؐ نے اسلامی مملکت بنائی تو میثاق مدینہ میں نصرانیوں کو بھی شریک کیا۔ نصرانی اسلامی سلطنت سے کبھی نکالے نہیں گئے۔ ہر دور میں ان کے ساتھ برادرانہ اور فیاضانہ سلوک ہوتا رہا۔ شام کا علاقہ فتح ہوا تو بے شمار نصرانیوں کو نہ صرف اپنے مذہب پر رہنے کی آزادی تھی بلکہ انہیں ہر طرح کی معاشی آزادی بھی دی گئی۔ بیت المقدس کی فتح کے بعد ان کی عبادت گاہوں کا احترام کیا گیا۔ صفرینوس لاٹ پادری نے جب حضرت عمرؓ سے درخواست کی کہ وہ گرجا میں نماز پڑھیں تو انہوں نے فرمایا — میں اسے پاک جگہ سمجھتا ہوں اور یہاں نماز پڑھ سکتا ہوں لیکن اس لیے یہاں نماز نہ پڑھوں گا کہ کہیں بعد میں اس جگہ کو مسجد بنانے کا جواز پیدا نہ ہو جائے۔ حضرت عمرو بن عاص نے مصر فتح کیا تو وہاں کے پادری کو جسے نصرانی رومیوں نے جبر کر کے بھگا دیا تھا واپس بلایا اور اس کے منصب پر برقرار رکھا۔ بیت المال سے نصرانی غریبوں کو مالی امداد ملتی تھی۔ صلیبی لڑائیوں کے دوران میں بھی جو سلوک صلاح الدین ایوبی نے رچرڈ اور اس کی فوج سے کیا وہ حسنِ سلوک کا بہترین مظاہرہ ہے۔ اس کے باوجود آج جو خلیج ہمارے درمیان میں حائل ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو تاریخ بتاتی ہے کہ اس میں یہودیوں اور متعصب مشنریوں کا ہاتھ ہے۔ مستشرقین نے اپنے پڑھنے والوں کو ہمیشہ اسلام کی شکل بگاڑ کر دکھائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملے کیے۔ حالانکہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم کا پوری طرح احترام کیا۔ آج مغرب کے لکھنے والے اپنے متعصب مورخین کی غلطی محسوس کرتے ہیں۔ جی۔ ایچ۔ جینس اپنی کتاب ملی ٹنٹ اسلام میں اس حقیقت کا اعتراف کرتا ہے کہ

...ی دنیا ساری ترقی اور تمام تر جمہوری طرزِ فکر کے باوجود ابھی تک اسلام کے نام سے اپنی نفرت اور غصے پہ قابو نہ پا
... قرطبہ اور غرناطہ کے علمی ذخائر سے اپنے اندر بیداری کی لہر پیدا کرنے والوں نے اندلس میں جس سفاکانہ
...ے کا ثبوت دیا وہ اسلام دشمنی کے سوا اور کیا ہے ؟ یورپ کے عیسائی شاہی خاندانوں نے آپس میں بہت
...یاں لڑی ہیں حتیٰ کہ سو سالہ جنگ بھی کی ہے۔ لیکن غیظ و غضب کا وہ انداز جو اسلامی اسپین اور صلیبی جنگوں
... نظر آتا ہے کہیں نہیں ملتا۔ بڑی علمی ترقی کے باوجود اس دور میں بھی اہلِ صلیب نے الجزائر، مراکش، سوڈان
...یا مصر اور ۱۸۵۷ء کے آگے پیچھے ہندوستان میں جتنے بہیمانہ مظالم توڑے وہ سب صلیب ہی کے نام پر
...ے۔ خلافت عثمانیہ کو تار تار کرنے کے لیے ترکوں اور عربوں کو لڑا کر اسلام ہی کو مٹانے کی کوشش کی گئی تھی
فلسطین میں صیہونیت اور صلیب کا گٹھ جوڑ بھی صرف اسلام ہی کے خلاف ہے یہ اور بات ہے کہ برائے نام ہمارے
...ب اب اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مسلمان دب سکتا ہے لیکن مر نہیں سکتا۔

یورپ کی نشاطِ ثانیہ کے بعد اسلام کے خلاف سب سے زہریلا پروپیگنڈا علمی دنیا میں مستشرقین
...نہوں نے جان بوجھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کردار کشی کے لیے مختلف گھڑی ہوئی روایتوں کا
... لیا۔ جیسے حضرت زینب بنت جحش سے شادی کے مسئلے ہیں۔ ان کی نظر ہمیشہ اس بات پر رہی کہ کوئی
...ل جائے اور اسلام کا مضحکہ اڑایا جا سکے تحقیق اور تاریخ نویسی کا حق انہوں نے ادا نہیں کیا چاہے
...لیم میور ہو یا سوانح اسمتھ یا منٹگمری واٹ حتیٰ کہ پروفیسر مارٹن لنگز بھی اسلام کو صحیح طریقے پر پیش کرنے
... ناکام رہے ہیں۔ اور ان کی تحریروں کے پس پردہ تعصب کی کھلی جھلکیاں ہیں۔

صلیبی دنیا اگر اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرے کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی تعلیمات کا احترام کیا ہے تو
...ودگی کے دور میں داخل ہو سکتی ہے۔